السلام علیکم

منبع اشفاق معدن الطاف جناب مولانا مدظلہم

احقر خیریت سے رہکر طالب خیریت مزاج اقدس ہے۔ ایک کاغذ منجانب حضرت والد صاحب مدظلہم
کے نام آیا تھا جسکا مضمون الفاظ مجھے میری ہی بات پر نہیں دیکر مجھ بہی متفکر ہوا۔
اسلئے میں نے اسے والد صاحب سے لیلیا۔ سمجھا کہ میں بہی اپنے خیالات کا اظہار جناب تک کردوں
(کیونکہ والد صاحب علالت طبع کی وجہ سے بالکل عدیم الفرصت ہیں) میں بہی عدیم الفرصتی کے باعث
مختصر جواب تحریر کرتا ہوں اگر وقت میں وسعت ہوتی تو تفصیلاً جواب مع حوالہ کتب تحریر کرتا۔
اور جو مضمون مخدوم صاحب کے مکتوب میں واقع ہے اسکا جو میرے خیال میں صحیح مطلب
ہو سکتا ہے بھیجتا ہوں۔ امید کہ جناب کے نزدیک مطلب صحیح اظہر من الشمس و ابین من الامس
ہو جائیگا۔

حضرت مخدوم الملک علیہ الرحمۃ کی عبارت سے امکان نظیر و امکان کذب باری تعالیٰ پر استدلال
کرنا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے کیونکہ جس معنی خاص کے امتناع میں اختلاف درمیان
علمائے دیوبند و دیگر علمائے اہلسنت کے ہے وہ ہرگز اس عبارت سے مفہوم نہیں ہوتا
نظیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امکان و امتناع میں جو نزاع ہے وہ نظیر بمعنی مساوی
جمیع صفات حتی کہ اولیت و خاتمیت میں ہے اظہر ظاہر ہے کہ نظیر باین معنی عبارت
حضرت مخدوم میں ہرگز مراد نہیں کیونکہ بموجب حدیث مشہور مخبر صادق علیہ السلام

انا اول من تنشق عنہ الارض اور آیت کریمہ خاتم النبیین والی سے ثابت ہے کہ
یہ اولیت و خاتمیت صفت مخصوص حضور سید عالم نفس الامری ہے۔
اب اگر نظیر یعنی مذکور کا وجود فرض کیا جائے تو یا وہ حضور کے ساتھ ہوگا یا قبل
یا بعد اور یہ تینوں شقوق باطل ہیں کیونکہ اگر معیت ہوگی تو ان دونوں
صفتوں میں اشتراک لازم آئیگا حالانکہ یہ ایسے اوصاف ہیں جن میں اشتراک ممکن نہیں
کما لا یخفی اور اگر قبل یا بعد ہوگا تو نظیر نہ ہوگا کیونکہ یہ صفت اس میں مفقود ہوگی
پس نظیر یعنی مذکور محال ہوا اور محال تحت قدرت داخل نہیں۔ اور آیت ان اللہ علی
کل شیء قدیر اس سے ساکت ہیں۔ پس حضرت ممدوح نے اس عبارت میں کہ
"اگر خواہد در یک لحظہ صد ہزار چون محمد صلعم بیافریند" نظیر ممتنع فیہ یقیناً مراد نہیں
کیونکہ وہ محال ہے۔ اور اس عبارت میں یہ تو معنی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ
یہاں پر لفظ چون کا استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی مثل کے ہیں اور عرف عام اور
میں مثل کی معنی میں مستعمل ہے جیسا کہ اہل محاورہ پر مخفی نہیں۔
بہر کیف اس عبارت میں عظمت جلال و کمال باری عز اسمہ کا بیان ہے کہ جو مراتب علیا
اور درجات قرب حضور کو بالفعل عنایت ہوئے اگر صد ہزار کو دیدو تو اسکے جلال میں
ذرہ زیادتی نہ ہو جائیگی۔ اور عبارت "وہم نقصے ز الاس الشان خاتم قاب قوسین جد"
سے ظاہر ہے۔ یہ لفظ یا کہ ہر یکے را خاتم النبیین گرداند۔ کیونکہ ایسا کہنا بے معنی ہوتا
تعجب ہے کہ اس عبارت سے حضرات دیوبند کس طرح اپنا مطلب ثابت کرتے ہیں۔

یہی دوسری عبارت جس سے ھاذالعد امکان کذب باریتعالی پر استدلال کیا گیا ہے حالانکہ
اس مسئلہ سے اس عبارت کو کوئی علاقہ نہیں کیونکہ اس عبارت میں صفت قہاریت
وجباریت باریتعالی کا اظہار مقصود ہے - جسکو قضیہ شرطیہ میں بیان کیا ہے -
ماحصل یہہ ہیکہ اگر شیاطین اخوت ملکی پیدا کر دیں و محمد صلعم و عیسیٰ علیہم السلام در کیب
سلسلہ سند الخ اور قضیہ شرطیہ کا مدار صدق پر و علاقہ بین المقدم والتالی ہے -
اگرچہ اوسکے دونوں جز مقدم و تالی محال ہوں - کہنے والا تو اسیقدر جواب پر کفایت
کرسکتا ہے - مگر انکشاف حقیقت کیواسطے ذرا تفصیل کر دیتا ہوں -
مسئلہ متنازعہ فیہا یہہ ہیکہ کلام خبری غیر واقعی جسکو جھوٹ کہا جاتا ہے اوسکے انعقاد پر
قدرت ہے یا نہیں - کیونکہ کذب کلام خبری کی صفت ہے اور فریقین میں یہی معنی
مابہ النزاع ہے - اہل دیوبند کی تحریرات و اقوال کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کذب باری
ممکن ہے لیکن ممتنع بالغیر ہے اور اوسکے مخالفین امتناع بالذات کہتے ہیں - کیونکہ
جھوٹ بولنا عیب ہے اور جمیع عیوب شان واجب الوجود کے لئے ممتنع و محال ہیں -
حضرت مخدوم علیہ الرحمہ یہہ فرماتے ہیں کہ جن امور کا وعدہ و وعید ہو چکا ہے اون امور کے خلاف پر
بھی باریتعالی کو قدرت ہے اور ظاہر ہے اسکے کسیکو انکار نہیں مگر اسے کذب کو کوئی
علاقہ نہیں ہاں اگر عبارت سے یہہ مفہوم ہوتا کہ وعدہ و وعید کی جتنی خبریں ہیں
اونکے خلاف خبر دینے پر قادر ہے تو البتہ امکان کذب مقصود ہوتا - اور استدلال
درست ہوتا واین ہذا من ذلک فتفہم

دیگر قابل غور یہ امر ہے کہ عند الجمہور خلف وعید جائز ہی نہیں بلکہ واقع ہوگا اور بہت سے
گنہگار جنکے متعلق وعید ہے انکی مغفرت ہوگی اور جنت میں جائینگے تو اگر خلف وعید سے
استدلال امکان کذب پر ہوتا تو جائز ہوگا اگر کذب کی قطعیت لازم آئیگی جو صریحی کفر ہے
اور کوئی ادنی مسلمان بھی اسکو جائز نہ کہیگا تو سخت تعجب ہے کہ علمائے دیوبند
اس سے اپنے دعوی کو کسطرح ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ غرض عبارت مذکورہ سے ہرگز
ہرگز امکان کذب نہیں نکلتا۔

اور حضور نے جو یہ لکھا ہے کہ یہ مسئلہ تمام متقدمین و متاخرین اور طبقہ صوفیائے کرام
میں مسلم الثبوت ہے میرے خیال میں اسمیں حضور کو سخت دھوکا ہوا ہے اور تمام سے
مسئلہ خلافیہ ہے میں نہ گمان انکا ثبوت مسلم ہی نہیں بلکہ اسکے جانب بالکل
خلاف واقع معلوم ہوتا ہے [illegible] زیادہ والسلام

میرا بہت بہت سلام و نیاز جناب السادی پرنسپل صاحب و مولانا نظیر احمد صاحب
کو فرما دیجیے۔